منشور رسولان ہمہ محتاج بنجام

توریۃ بلا توریہ انجیل بے تبجیل

منشور محمدی

باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ

گویان صفت دیر تبر در محمدؐ

نمبر ۹ | مورخہ ۲۷ ربیع الاول ۱۲۹۰ھ ہجری روز یکشنبہ | جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ — مثنوی — محمدؐ رسول اللہ

بعد حمد خالق و نعت رسول
کھلتے تقریر موحد کی ہین پھول

لکھنؤ سے اک شکوفہ جور کا
یعنی ہر چہ پادری مسمور کا

نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین
خار کی مانند حق کی راہ مین

نام رکھا شمس ہے اخبار کا
نور پر گرتا ہے شعلہ نار کا

تہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا
کرتے ہین توہین فخر انبیا

افترا بہتان والزام قبیح
سرور عالم پہ دہریے ہین صریح

اور خصوصاً ہین جو کالے پادری
تازہ نخوت جنکی سر مین ہے بھری

سو فیونکی طرح سے بے نام و ننگ
جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ

کرکے تحریف سخن ہین بیل بیل
ردغن ستیہ کو کہتے ہین ہلیل

الامان ای صانع چرخ کہن
ماٹ بگڑی نیل کا ہی جوش زن

دین حق پر اپنے ہین ہم استوار
ہین ان اوتاون سے محمد پر نثار

دافع ظلمت ہی یہان نام خدا
نور منشور محمد مصطفیٰ

سید الکونین ختم المرسلین
آخر آمد بود فخر الاولین

سارے نبیون سے دل اپنا صاف ہی
بدر زبانی شیوہ اجلاف ہی

خود در و یمین گوہر عیسیٰ ہی طاق
حیل سکیگا پر نہ ہمراہ براق

مذہب احمد ہی توحید احد
مشرک کو تثلیث کی کرتا ہی رد

قال حق ہی قل ہو اللہ احد
باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد

بی پدر فرزند او پیدا کند
طفل را در مہد او گویا کند

آدم و حوا کے کب ماں باپ تھے
قدرت خالق سے تھے پیدا ہوے

وہ نہ کہلائی کبھی ابن خدا
ابن مریم کیونکہ متبنا بن گیا

اک خدا کو تین مین کرنا حلول
ہی سراسر شرک او نا فہمی کی بھول

خوف خالق سے ڈر دای مشرکو
اک خدا کو تین تیرا مت کرو

چمکا جو اس جہانمین ستارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصارے محمدی

انصاف خونہین سارے نوشتونمین بار انسانونمین ذلیل فرشتونمین نامور
بدخواہ نفس نیک سرشتونمین نامور دنیامین کے نشان بہشتونمین نامور

چمکا جو اس جہانمین ستارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصارے محمدی

ہم آفتاب فخر زمانہ ہینگو کہ بیزبان مگر آتش زبانہ ہین
ہر چند بہر تیر حوادث نشانہ ہین تثلیث کے عقیدہ کی رو مین گیانہ ہین

چمکا جو اس جہان مین ستارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصارے محمدی

فرزندوہ خدا کی تو ہم بندۂ ذلیل وان تین پر نظر ہی یہان ایک ہی کفیل
وان جوش زور شور ہی یہان بحث قال و قیل وان بحر فوق سیل ہے یہان نہر سلسبیل

چمکا جو اس جہان مین ستارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصارے محمدی

فرعونیت ہی یہان موسیٰ شعار وان لاکہ بادہ خوار یہان چند روزہ دار
وان شغل لہو و لعب یہان فکر و اضطرار دنیا وہان گہنڈ ہی عقبیٰ یہ یادگار

چمکا جو اس جہان مین ستارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصارے محمدی

دیکھی ہر اک کتاب ای زہی شرف مسلم جو ہو یہان بخوف خدای زہی شرف
یا حبذا جو چند قوانین زہی شرف ہی فضل حق یہ غیر حسابی زہی شرف

چمکا جو اس جہانمین ستارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصارے محمدی

جو دیکھا ہر مسلمان ہی تم ہو جسکو زبانیہ سب یہ خدا کا کلام ہے

وہ کیا کلام مبین عزشنام ہے وہ جو ہر نبی علیہ السلام ہے

چمکا جو اس جہانمین ستارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصارے محمدی

واعظ نور کا جو مسلمان بنجی ہوگیا توریت خواہ قاری قرآن بنجی ہوگیا
مومن تھا ہادی رہ ایمان بھی ہوگیا دونا ثواب لیکے شتابان بھی ہوگیا

چمکا جو اس جہان مین ستارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصارے محمدی

منصور سن زبان تعالی کو بند کر کچھ تو مخالفون سے بھی خوف و گزند کر
حجت کو ساتھ گردن دعوی بلند کر ثابت تو کچھ یہ پند خلائق پسند کر

چمکا جو اس جہان مین ستارا محمدی
لاکھون ہوے یہود و نصارے محمدی

بقیہ مضمون جناب مولانا مکمل صاحب

اگر کہین کہ مسیح بے گناہ اور پاک تھا سو ہم کہتے ہین کہ سب انبیا بے گناہ اور پاک تھے اگر کوئی بات جو ظاہر بری معلوم ہوتی ہے انہون نے خدا کی حکم سے کی تو وہ گناہ نہین اور اگر سہو سے کوئی جھوٹی خطا ان سے ہوی اور خدا تعالی نے معاف کر دی تب بھی وہ لوگ پاک ہوگئے ورنہ آدم کا گناہ سب کے جسم مین چلا آتا ہے تو مسیح اوس سے بھی پاک نہین اوسکا جسم بھی انسانی تھا علاوہ برآن والدین کی اطاعت اور تعظیم کا ایک حکم دس حکمون مین توریت کے موجود ہے مسیح نے ایک روز والدہ کو جھڑک کے کہا کہ چلی جا اے عورت میں نہین جانتا تو کون ہے۔ یہ ایک خطا ہر ان

منعا کو برا جانتے ہے اور کلام کے برخلاف اور شراب ہوا کہ
منعا سے حرام تہی اور اب بھی دانا اوسکو پلید اور بری
جانتے ہین اور اس نے معجزہ سے گھڑون کر مے
بنا کے لوگون کو پلاے اور زانیہ کو سزا دی بغیر
معجزہ دیا اور پلیدی پاکی کا کچھ خیال نکیا تہا یہ سب
امور توریت کے برخلاف ہین جو بات احکام الہی کے
خلاف ہو اوسیکو گناہ کہا جاتا ہے اگر کہا جاوے
اوسکو خدا نے اختیار دیدیا تہا اس واسطے وہ
کرتا تہا جو کچھ چاہا کیا - تو ہم کہتے ہین کہ اور انبیا
کو بھی اسیطرح خدا اختیار دیتا تھا سو وہ کام کرتے
تھے اونکو بھی گناہ کہنا گناہ ہے غرضکہ مسیح مین
کوئی ایسی بات نہین ہے جس سے اسکو خدا کہہ
سکین یا کفارہ ہونا اوسی پر حصر ہووے جسطرح اور
مذاہب مین لوگ اپنے بزرگون کو مبالغہ کرتے کرتے
اوتار اور خدا کہنے لگے اسیطرح عیسائی لوگون
نے پہلے مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا اور گناہگارون کا کفارہ
ٹہرادیا اب پس ماندون کو گلے بڑا ڈیوان بجانا پڑا
دانا ؤن کو کیا ضرورت ہے کہ اون کے ناقص عقیدہ
کی پیروی کر گمراہ ہووین مسیح کا کفارہ ہونا اور
لوگون کے عوض گناہون کی سزا پانا اور اوسکے
خون سے سبکی نجات کا ہونا ایک خیالی بلاوہی
جو لوگ نجات کو بھوکے ہین انکا پیٹ اس سے ہرگز
سیر نہین ہوسکتا جو اشتہاے کاذبہ کے بہتر ہین وہ

ایسے ایسے خیالات سے سیر اور بیزار ہو جاتے -

نصایح علمی

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو وعظ مین یہ کہا کہ
اے پیارے فرزند شب و روز مین ایکوقت طلب علم
کیواسطے مقرر کر کیونکہ علم چہوڑ دینے سے جیسا خیال
ہوتا ہے ویسا دوسری طریق سے ضایع نہین ہوتا
مال خرچ کرنے سے گھٹ جاتا ہے برخلاف علم کے کہ
جسقدر علم کو صرف مین لاے اوسیقدر بڑہتا جاوے
عالم کی محبت سے خدا خوش ہوتا ہے اور حسنات
حاصل ہوتے ہین اور برائیان محو ہو جاتے ہین اور
خزانہ فہم و ہنر کا جمع ہوتا ہے -

عالم کی پیروی سے دنیا مین انسان بلند مرتبہ
ہوتا ہے اور مرنے کے بعد لوگون کی زبان پر
اوسکا ذکر خیر جاری رہتا ہے -

علم کی بہت سی فضلتین ہین اسکو بمنزلہ ایک انسان
جلیل الشان کے تصور کیجیے کہ سر اوسکا فروتنی اور
تواضع ہے اور آنکہین اوسکی متنبہ ہونا ہے رشک و
حسد سے اور کان اوسکی سمجھہ اور شعور ہے اور زبان
اوسکی سچ کہنا ہے اور حافظہ اوسکا تلاش اور
جستجو حق کی ہے اور دل اوسکا نیک نیت ہوتا ہے اور
عقل اوسکی اسباب نیکی و بدی کا پہچاننا ہے اور ہاتھہ
اوسکو مہربانی ہین اور ہمت اوسکو عیوب سے سالم
رہنا ہے اور پانون اوسکے عالمون کی خدمت مین

آنا جانا اور حکمت اوسکی پرہیزگاری ہے اور ثابت
اوسکو آگے چلنوالی ہے اور عہد و پیمان پر ثابت
قدم رہنا گھوڑا اوسکا ہے اور نرم کلامی ہتھیار
اوسکا ہے اور خدا کی مرضی پر راضی رہنا تلوار اوسکی ہے
اور ہر کسی کے ساتھ اچھی چلن سے رفتار کرنا کمان
اوسکی ہے اور اہل علم کی ہمنشینی لشکر اوسکا ہے
اور ہر چیز کی حد نگاہ در کہنی مال اوسکا ہے اور گناہ سے
پرہیز کرنا ذخیرہ اوسکا ہے فقط۔ راقم محمد عنایت اللہ

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

دنیا خوابیست کش عدم تعبیر است۔
صید اجل است گر جوان و پیر است
ہم روی زمین پرست یا زیر زمین
این صفحۂ خاک ہر دو رو تصویر ست

افسوس ہزار افسوس کہ ۱۰ مئی ۱۹۰۳ عیسوی
مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۹ ہجری روز
شنبہ بعد مغرب بقضای ناگہانی جناب
مولانا مولوی محمد عثمان صاحب بہادر
مدار المہام ریاست رامپور راہی ملک بقا
ہوے ۱۲ بجے شب کے جنازہ دفن کیا
گیا۔ کیفیت اس سانحۂ دردانگیز اور واقعۂ
جانکاہ کی یون ہے کہ روز جمعہ جامع مسجد

مسئلہ
مین حضور پرنور دام اقبالہم کی جانب سے
مولد شریف جناب سرور کائنات فخر موجودات
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھا گیا ہزارہا لوگ
آدمیون کا ہجوم تھا مجمع کثیر تھا یہانتک
کہ اس مجلس خیر و برکت مین بعد مغرب کو ایک
پیر مرد ظالم مسمی حافظ نادر شاہ نے جناب مغفور کے
یکایک آکر ایک چھری پہلوی شکم مین بائین طرف ماری
جو کہ زخم کاری اور پیٹ تک لگا تہا اوسیوقت
آپکو چکر آگیا اور سپاہیان کوتوالی و پلٹن وغیرہ نے
فوراً اوس جفا شعار کو گرفتار کیا ہنگام گرفتاری
اوس نے ایک اور سپاہی کو مجروح کیا۔ اور حضرت
مولوی صاحب بسواری پالکی دولتخانہ پر تشریف لائے اور فوراً
ڈاکٹر خانے حاضر ہوکر ٹانکی لگائی ۸ ٹانکے آئے بسمع اس
خبر وحشت اثر کے حضور پرنور دام اقبالہ کو کمال رنج
و ملال ہوا کہ بیان اسکا بی بیان ہے چنانچہ سرکار دولتمدار
نے بنام محمد اصغر علیخان صاحب تحصیلدار حکم دیا کہ سو روپیہ
روز کی خیرات کیجاوے اور ہر روزہ ختم صحیح بخاری
شریف کا ہوا کرے۔ جب اوس ظالم سے اظہار لئے گئے تو
ہنگام تحقیقات اوسنے اظہار کیا کہ مجھو صاحبزادہ عباس
علیخانصاحب بہادر کی بیٹی کی فہمایش ہوئی اور مجھکو کسیطرح
بغض جناب خانصاحب سے نہا بمجرد دینے اظہار مذکورہ کے
براہ منصف مزاجی حکام ریاست صاحبزادہ مذکور

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم غم کی چھپا

دعوت تثلیث مین رکھا ہی کیا
حاصل دنیا کو وہ سمجھے ہین دین
مرغ و نان و ہم و زر ہی سیر ہے
عیش دنیا ہے مگر خواب خیال
چاہتے ہو گر نجات آخروی
چھوڑ دو ہٹ دھرمی مسیحی بھائیو

بہی خطہ وہ اک خوش نصیب
دین حق سے انکو بہرہ ہی نصیب
سربلندی ہو رہی ہے منتظر
ساتھ جائیگا نہ یہ مال و منال
دین احمدی کر دو تم پیروی
بحث ناحق مت کرو کلمہ پڑھو

خبر روم

دربار سلطانی

بذریعہ اخبار الحوادث مطبوعہ خاص پائی تخت شہر استنبول مرقومہ پانچوین محرم سے معلوم ہوا کہ اس ہفتہ مین سرکار فرانس کے ایلچی قایم مقام دربار سلطانی نے واسطے یادگاری سلطنت جمہوریہ فرانس کے مجلس کی تھی جسمین جناب صدر اعظم و امنائے دولت اور اکثر وزرا اور امرا شامل ہوے تھے - جمعہ کے دن جناب صدر اعظم خاص دربار سلطانی جسمین حضرت اقدس و اعلی بذات خاص اجلاس فرماتے ہین گئے تھے اور دیر تک خلوت مین باتین ہوتی رہین - بالفعل سرکار عالی اور دولت فرانس اور انگریز و اطالیہ کے ساتھہ زمرہ رعایاے دولت مذکورہ باب مین جو کہ طرابلس الغرب مین رہتی ہین اسطرح کا قول و قرار ہوا ہی کہ اون لوگون کا فیصلہ مقدمات بہی مثل دوسرے دیہاتون کے ہوا کرے یعنی جسطرح اور مقامات مین اونکی سرکار

سرگذشت خوبیش آمدنی پیش

کشف الاخبار

ایک بنگالی قوم ہندو کا لوہار دو برس سے چند مدت مین جادو سیکھہ کر اپنے گھر شہر کلکتہ مین آیا ہے اور اپنی گھر والی سے بیان کیا کہ ہم اپنی محنت کا کرشمہ جو اتنی مدت مصیبت اوٹھا کر حاصل کیا ہی دکھاتے ہین - اول شیر کی صورت بننے کا ارادہ کیا پھر یہ خیال گذرا کہ یہہ عورت ہے ڈر جاویگی آخر کتے کی ہیئت بدلکر جو روکے سامہنے آیا تبدیل ہیئت کرنیسے پہلے یہ کام کیا تھا کہ ایک کوزہ مین

کی رعایا سے معاملہ ہوتا ہی وہی رعایت یہان ہو اون لوگون کے ساتھہ مرعی ہے - یہان سرکار سلطانی کیطرف سے کل قلمرو کے حکام اور شہر بہ شہر مین مدرسے اور مکتب جو مقرر ہین دو دو قسم پر منقسم ہین اول کو مکاتب ابتدایہ کہتے ہین اوسمین قرآن شریف اور عقاید دینیہ کی تعلیم ہوتی ہے اور دوسرے کو مکاتب رشدیہ بولتے ہین اوسمین بعضے فنون جدید مثل جغرافیہ اور حساب و تاریخ وغیرہ اور بعضی علوم اسلامیہ کا درس ہوتا ہے - فی الحال اس کام کے ناظر و معاون کمال پاشا کچھہ اصلاحین مکاتب اول کی نسبت کی ہین یعنی بعد فراغ قرآن شریف اور تحصیل عقاید دینیہ کے اکثر فنون پڑہاے جاوین اور یہہ بہی ارادہ ہی کہ دوسرے مکاتب فقط لڑکیون کیواسطے مقرر ہون

فیروز منشور محمدی

ذبح کی کوئی اسم ذکر صورت کو دیا تھا الہیہ بدلت
ہی ہی کر جسوقت مین کتا بنکر تیرے ساتھ اوون
دیوتا پانی مچھیر مشرک دینا جسوقت کتے کی صورت
بنکر اوس کے روبرو آیا وہ گھبراکر اگنی پانی مین گر پڑا
اب سنا ہے کہ بنگالی کتے کی شکل بنا ہوا ہے
اور عورت عیش مناتی ہے۔ اشرنیچی گرنتھ۔

خبر سیوم

جب یوسف شوہر مریم خواب مین دیکھکر مریم کو مع
مسیح مصر مین لے گیا اور ہیرود کے مرنے تک
وہین رہا اسکی بابت متی باب ۲ ورس ۱۵ مین
لکھا ہے تاکہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تہا
پورا ہو کہ مینے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا۔ اور
یہ اشارہ ورس اول باب ۱۱ کتاب ہوسیع نبی کی
طرف ہے جسکی یہہ عبارت ہے کہ جب اسرائیل
لڑکا تہا مینے اوسکو دوست رکھا اور اپنے فرزند
کو مصر سے بلایا پس صاف ظاہر ہے کہ اس جگہہ
فرزند سے مراد اسرائیل ہے یعنی قوم بنی اسرائیل
اور مصر سے بلانا مراد اوس حادثہ سے نجات
دینا ہی جسمین بخت نصر بادشاہ بابل سلطنت یہود
کو برباد کر کے یہودیون کو قید کر کے بابل مین
لے گیا اور باقی ماندہ لوگ مارے خوف کے بھاگ
کر مصر کو چلے گئے تھے اور سلطنت اسرائیلیہ کو
بادشاہ اسوسے پہلے ہی خدا تعالیٰ بادشاہ یہود کے

جہہ سے برباد کر کے بنی اسرائیل کو قید کرنے کے سوا
مین لیکیا تہا اور پھر انجام کار مدتون کو رہائی
دیکر خدا نے دلمن مین پہنچایا۔ پس اسباب مین
مغفرت ہوسیع نبی سے احسان سابق اور اولی
لوگون کی بیفرمانی کا ذکر کرتے ہین جو کوئی سارا باب
اوپر مفصل حال مطرح ہو جاویگا اسواسطے مترجم
ترجمہ عربیہ منطبعہ ۱۸۳۱ء۔ اس ورس کا ترجمہ یون
کیا ہے فان اسرائیلا حدث کان طفلا انا احببتہ
ومن مصر دعوت اولادہ یعنی مصر سے اولاد اسرائیل
کو مینے بلایا۔ علاوہ اس کے انجیل مین حال
مسیح اور مریم کے مصر کو جانیکا اور اوس مین داخل
ہونیکا ہے اور اس ورس مین مصر سے واپس
ہونیکا پس دخول اور خروج مین زمین اور آسمان
کا فرق ہے اس واسطہ معلوم ہوتا ہے کہ متی نے
اس جگہہ غلطی کی اور ہوسیع کے کلام کو نہین
سمجھا اور ناحق اوسکو مسیح پر جمایا ہے فقط۔
قول مرزا موحد الثناء اللہ تعالے اسیطرح ہم
ناظرین اخبار کو حواریون کے غلطیان اناجیل سے
نکال دکھلاوین گے اور پھر عیسائیون سے
پوچھین گے کہ کیون جی فرمائیے حواری بشر ہے
کہ نہین اور اون سے یہہ سہو ہوا ہے یا نہین
اور اس انجیل کی ہمکو دعوت کرتے ہو۔ بمزوار
یہہ اخبار اناجیل سے طبع ہون گے۔ فقط۔

مضمون مصنفہ فاضل اجل عالم افضل
مولانا محمد رکن الدین صاحب مکمل مدظلہ
یہ مضمون جو سل جناب مولوی مرزا موحد صاحب
سلمہ اللہ الصمد کے ہمارے پاس پہونچا لہذا بجنسہ
درج اخبار کیا جاتا ہے۔ وہو ہذا۔

واضح ہو کہ جسقدر خبرین اور بشارتین علمائے
عیسائی پہلی کتابون سے جو بنام عہد عتیق
مشہور ہین مسیح کے حق مین لیتے ہین وہ دو
قسم ہین اول وہ جنکو قران اول اور ثانی
کے علما نے حواری اور تابعی کہا جاتا ہے اور
عہد جدید کی کتابین اون کی طرف سے منسوب
کیجاتی ہین اپنی انجیلون مین لکھی ہین دوسری
وہ جنکو بعد اوس کے ابتک علمای عیسائی اپنے
خیال سے بشارات سمجھکر اپنی کتابون مین لکھتے
رہے ہین۔ عماد الدین دعوی کرتا ہے کہ مولوی
رحمۃ اللہ صاحب نے جو لکھا ہے کہ کوئی خبر
صراحۃً نہین سب مین کنایات کے طور عیسائی
لوگ مسیح سے مراد نکالتے ہین اور صرف اشارات
کے طور پر کچھ کچھ تکین ملاتے ہین۔ یہہ بات غلط ہے
اکثر خبرین صریح بھی موجود ہین فقط۔
اسکے جواب مین ہم بتائید قول مولوی رحمۃ اللہ
صاحب دعوی کرتے ہین کہ کوئی خبر منجملہ ہر دو
قسم مذکورۂ بالا صریح نہین سب مین اشارات

جسلہ ۲ ۴ منشور محمدی بدرو

اور کنایات کو طور پر نبدوستی مسیح سے مراد لیوانی
ہے چنانچہ ہم دونون قسم کے خبرین اس فصل
مین درج کرکے اہل انصاف کے سامنے پیش
کرتے ہین تاکہ سبکو حسن و قبح اون کا معلوم
ہو جاوے۔ مگر واضح رہے کہ اہل اسلام کو مسیح
کی نبوت مین کیطرح کا شک نہین اونکی الوہیت
اور کفارہ سے منکر ہین لیکن چونکہ عیسائی اون
بشارات کو جو جناب محمدؐ کے حق مین ہین تاویلات
رکیکہ کرکے محرف کرتے ہین اسواسطہ اون کے
الزام اور سکوت کی واسطہ اس فصل مین یہہ
جرارت کی گئی تاکہ ناظران خبرون کو اون
بشارات سے جو جناب محمد رسول اللہ کے حق مین
ہین مقابلہ کرکے دیکھہ لیوے۔

اخبار قسم اول مندرجۂ اناجیل

اول متی باب اول مین درس ۲۰ سے لیکر ۲۴
تک لکھتا ہے بہ لسبت یوسف شوہر مریم ۲۰
وہ ان باتون کی سوچ مین تھا کہ دیکھو خداوند
کے فرشتہ نے اوسپر خواب مین ظاہر ہوکے
کہا ای یوسف داؤد کے بیٹے اپنے جورو
مریم کو اپنے یہان لانے سے مت ڈر کیونکہ
جو اوسکی پیٹ مین ہے سو روح القدس ہے
۲۱۔ اور وہ بیٹا جنگی اور تو اسکا نام یسوع
رکھنا کیونکہ وہ اپنے لوگون کو اون کے

ہے یہون سے بچاویگا ۲۳ یہ سب کچھ اس لئے ہوا
کہ خداوند نے نبی کی معرفت کہا تہا پورا ہو کہ دیکھو
کنواری پیٹ سے ہوگی اور بیٹا جنیگی اور
اسکا نام عمنوائیل رکھینگے جسکا ترجمہ یہ ہے خدا ہمارے
ساتھ واضح ہو کہ متی نے اپنے دانست سے یہ
اشارہ کیا ہے درس ۷ باب ۷ کتاب اشعیا
کیطرف لیکن یہہ متی کی بالکل غلط ہے کیونکہ
اوس باب مین یہہ ذکر ہے کہ رسین بادشاہ ارام
اور تعجیح بادشاہ اسرائیل واسطے جنگ بادشاہ
یہود کے مستعد ہوئے تو خدا تعالیٰ نے معرفت
اشعیا نبی کی احاز کو تسلی دی کہ یہہ دونون تجویز
قایم نہ رہ سکینگے اور یہہ نشان بتلایا کہ ایک عورت
حاملہ ہوگی اور لڑکا جنگی جسکا نام عمنوائیل ہوگا ہنوز
وہ لڑکا سن بلوغ کو نہین پہونچیگا کہ تیری دونو
دشمن پامال ہو جاوینگی چنانچہ اوسی باب کی
درس ۱۵ و ۱۶ مین مفصل ذکر اسکا درج ہے
اور لکہا ہے کہ وہ لڑکا کرہ اور عسل کہا ویگا اور
ابہی نقصان و نفع کو نہ سمجہتا ہوگا کہ یہہ زمین
دونو بادشاہ سے متروک ہو جاویگی اور درس
۱۶ باب مذکور مین مدت اوسکی ۶۵ سال مقرر
کردی ہے اسیواسطے ڈاکٹر فلس نے لکہا ہے
کہ عورت سے مراد اشعیا کی عورت اور فرزند
سے مراد اوسیکا لڑکا ہے جسکی ہوش سنبہالنے

مسئلہ ۲

سے پہلے یہہ معاملہ ظہور مین آیا اور فی الحقیقت
اس باب مین کچہہ مسیح کی خبر نہین ہے کیونکہ
اول تو مسیح سات آٹہہ سو برس پیچہے پیدا
ہوئے اور اوسمین صرف ۷۰ برس کی میعاد مقرر
ہوی تہی دوسری اوس لڑکے کا نام خدا تعالیٰ
نے فرشتہ کو معرفت عمنوائیل بتلایا تہا اور یسوع
کا نام یوسف کو فرشتہ کی معرفت یسوع بتلایا خداشناس
پر یہ بہتان لگایا جا سکتا کہ پہلے قول کی برخلاف
دوسرے دفعہ اور نام بتلاوے اور میعاد مقرر
کو خلاف وعدہ بڑہا دیوے۔ تیسرے وہ کہ عبرانی
کو کنواری کے لفظ سے ہوا ہے جسکی جگہہ عبرانی
مین لفظ علمہ ہے اور فری صاحب نے اپنے
کتاب لغات مین جو بہت مشہور اور معتبر ہے
علم کے معنی جوان عورت اور اوسکی جمع علموت
لکہی ہے اور ڈاکٹر ای کلارک جو بڑا مشہور
عالم ہے اپنی تفسیر کے جلد اول صفحہ ۵۶ مین
لکہا ہے کہ علم کے معنی چہپانا اور پوشیدہ رکہنا
ہے پس علمہ کے معنی پردہ نشین ہوینگی چنانچہ
اوس نے یہہ بہی لکہا ہے کہ کنواری کو مجازاً
علما اس واسطے کہتے تہے کہ وہ پردہ نشین ہوتی
ہین علاوہ اسکے لفظ علمہ باب ۳۰ درس ۱۹
کتاب امثال سلیمان مین بہی آیا ہے اور باتفاق
علمای یہود و نصاری وہان پر یعنی جوان عورت

کے رکھتا ہے جسکے شادی ہو چکی ہو اور نیز
اکیوئیلا اور سلمیکس اور تھیوڈوشن کے ترجمہ
یونانی اور مشہور ترجمون مین اس جگہہ بھی علمہ
کے معنے جوان عورت لکھے ہین پس ان وجوہات
سے اس لفظ کے معنے کنواری عورت ہی نہین
ہین بلکہ جوان عورت کے بھی ہین جو مراد ان
اشیعیاہ ہے چوتھی باب ۸ اشیعیا مین پھر عورت
کا حاملہ ہونا اور لڑکے کا پیدا ہونا اور اوسکو
خطاب ماہیر شالال حاش نبز عطا ہونا مفصل
درج ہے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ ابھی وہ لڑکا
اپنے ماباپ کی شناخت نہین کر سکیگا کہ معاملہ
دمشق اور شومرون کا طے ہو جاویگا ۔
اور پہلے درس ۸ و ۹ باب ۷ مین لکھا گیا ہے
کہ راس ارام دمشق اور راس دمشق رحین ہے
اور راس زمریم شومرون پسر ریمیا جسکا نام
لیتے ہے پس یہہ ہی تشریح اوس خبر کی ہے اس
خبر مین متی کے صریح غلطی ہے اور علمای عیسائی
خلاف سیاق اور سباق کل باب کے ناحق اس
خبر کو مسیح کے حق مین ٹھہراتے ہین فقط ۔

مراسلہ

مولانا و مخدومنا مالک اخبار منشور محمدی سلامت
السلام علیکم ۔ مضمون مندرجہ ذیل خدمت عالی
مین مرسل ہے اگر پسند خاطر ہو تو اپنے اخبار

صداقت آثار مین درج فرماکر بندیکو ممنون منت فرمائیں
اے عیسائی بھائی ارجب علی وعادالدین وغیرہ تم
لوگ جو اپنے دین کو حق اور سب ادیان کو ناحق تصور
کر کے ایک زمانہ سے خواہ مخواہ برسر پرخاشش ہو
تو کسیکی روبرو اپنی باتکو فروغ ہوتا ہے بت پرستون
پر بھی حجت نہین ہو سکتی کیونکہ یہہ بات ضروریات
سے ہے کہ آپکے تمام شبہہ اور اعتراض خواہ کسی
مذہب پر کیون نہ ہون دو حال سے خالی نہونگے یعنی
یا تو وہ عقلی ہونگے یا نہین اگر قسم دویم کے ہین
یعنی عقلی نہین تو کچھہ کام کے نہین کیونکہ بہتیرے
پاگل واہی تباہی زٹل ہانکا کرتے ہین اوسکا کیا
اعتبار ہے اور اگر عقلی ہین تو بالبداہتہ ظاہر ہے
کہ عقلی ہونیکی یہی معنی ہین کہ کسی بات کی بطلان
پر کوئی برہان عقلی قایم ہو یا وہ بات خود ہی
بدیہی البطلان ہو جیسے تسلسل اور اجتماع نقیضین
پس جس مذہب مین اس قسم کی بات حق ٹھہری
رہی ہو تو اوس مذہب کو عقلاً باطل کہینگے یا یہہ کہ
اسکے برعکس ہو تو بیشک وہ مذہب بھی عقلاً
باطل ہے اور ہان اگر آپ لوگ بھی مثل اور عیسائیون
کے جیسا کہ ہمنے بھی بعض کو کہتے ہوے سنا ہے یہہ
عذر پیش کرین کہ اگرچہ عقل کی رو سے تثلیث
ناجائز ہے مگر چونکہ نقل کی رو سے ہمارے دین
مین ثابت ہے لہذا ہم مانتے ہین تو عجب

ہمکا جسکے دین پر آپ اعتراض کرینگے تو وہ یہہ
جواب ضرور دیگا اگرچہ فلان بات عقلاً ممتنع یا
واجب ہو مگر ہمارے دین مین نقلاً اوسکا امکان
یا امتناع ثابت ہے لہذا ہم بھی اوسکی اتباع
کرتے ہین پس ای بھای مقتضای غیرت دین
تو یہہ بات ہے کہ پہلے آپ مسئلہ الوہیت اور
ملعونیت عیسویہ سے توبہ کرلیجئے بعد اوس کے
اور ملت و مذہب پر کوئی اعتراض کیجئے اور اگر
آپ لوگ یہہ کہین کہ نہین اعتراض عقلی کی یہہ
معنی نہین ہین کہ جو اوپر بیان ہوے بلکہ اوسکے
یہہ معنی ہین اگرچہ اوسکے امتناع یا واجب ہونے
پر کوئی برہان عقلی نہ قایم ہوسکے مگر عقل سلیم
اوسکے ہونے یا ہونیکو مستحسن جانتے ہو تو
درصورت اوسکے استحسان ہونے یا ہونیکی
جس مذہب مین وہ منجملہ ضروریات سے ہو تو
وہ مذہب مذموم ہے سو ایسے شبہکا جواب
یہ ہے کہ ہرگاہ مذہب عیسویہ مین ممتنعات عقلیہ
کی جواز بلکہ وجوب کا عقیدہ داخل ہے تو اب
ای بھائی کسی عیسائی کو استحسان عقلی کی
خلاف پر کچھہ گنجایش اعتراض یا ملامت کی باقی
ہی نہین رہی اور ممتنعات عقلیہ اکثر مختلف ہوا
کرتے ہین مثلاً جانورون کو کہانیکے واسطے
ذبح کرنا ہمارے اور آپکے یہان بھی درست لکھا

بت کرنیمین اور وہ ہری لوگ عقلا اور نقلا نہایت ظلم
اور ناانصافی بتلاتے ہین اور پارسی لوگ مامی و
بہن وغیرہ سے نکاح کرنیکو نہایت مستحسن جانتے
ہین اور اونکا یہہ قول ہے کہ غیر کے پاس جانیمین
سے اپنے تصرف مین لانا نہایت مستحسن ہے علاوہ
رشتہ کے ایک سلسلہ محبت زیادہ ہوتا ہے بخلاف
اسکے ہندو لوگ کئی پشت اوپر کے قرابت مین نکاح
کرنیکو بے حیائی جانتے ہین بالجملہ استحسان عقلی کا
علی الاطلاق کچھہ اعتبار نہین رہا پس آپ لوگون
کی دانائی اور فراست سے یہہ امید ہے کہ جب آپ
کسی مذہب پر کوئی اعتراض کرنیکا قصد کرین تو میری
اس قاعدہ کلیہ کا ضرور لحاظ رکھین اور وہ یہہ ہے
کہ آپ جس قاعدہ کے بنا پر دوسرون پر اعتراض
کیا چاہتی ہین تو دیکھئے اوسی قاعدہ یا اوس کے
اصل الاصول کے بنا پر وہی اعتراض یا مثل
اوسکے آپ پر عاید ہوتا ہے یا نہین اور یہہ جو آپ
لوگ بے سمجھے بوجھے انا پاشنا پ لکھہ لکھہ کے
چھاپہ کرتے ہین تو اوسپر صرف ہمین نہین بعض
عقلمند عیسائی بھی ہنستے ہین - اب محبت کے
راہ سے دو ایک باتین عرض کرتا ہون اور امید وار
ہون کہ آپ اسکو بغور سنین اور مانین اور وہ
یہہ ہے کہ آپ لوگ اپنے بھولے بھیرون کو چھوڑ
کر اورون کیطرف کیون متوجہ ہوے ہین بقول

مسیح علیہ السلام کے اون کی ہدایت اپکو ذمہ ہے اور
بہت سے لوگ اپکے مذہب مین تو ایسے ہین کہ
وہ یہہ بھی نہین جانتے کہ کتاب مقدس کیا چیز ہے
سوای شراب خواری وفسق وفجور کے دوسری کوئی
بات نہین پس آپ بموجب اپنی کتاب کے اونکی
ہدایت کیطرف مشغول ہوجیئے اور غریب مسلمانون
سے ہاتھہ دہوئے اور اگر آپکو اپنے علم وفضل پر
دعوی ہی اور مباحثہ کرنیکی خواہش اور ارمان دلمین
ہے تو بسم اللہ میدان مین تشریف لائیے اور
ٹیٹیون کی آڑمین شکار نہ کھیلئے مسلمان ایسی کئی
گذرے نہین ہین جو آپکے سوالون اور اعتراضون
کے جواب دینے سے کیطرح عاری ہون مہربان
من سابقہ پڑے تو حال کہل جاے آپکو تمام
تصنیفات تو کجا جنسر آپکو اور آپکے مددگارون کو دعوی
ہے مسلمانون نے جواب کافی وشافی لکھے ہین انشاء اللہ
عنقریب آپکی نظر سے گذرینگی خاطر جمع رکھئے اور
بحث کے پردہ مین اورون کو سخت اور سست کہنا
اور اپنے دل کے پھپھولے پھوڑنا بھلے مانسونکا
کام نہین ہے پھکڑ لڑنیکے واسطے بازاری لوگ
اور پھلے ہین نہ کہ علماء خداوند کریم نے علماء اور
عقلا کو فضیلت بخشی ہے اونکو اپنی زبان سے
حکمت ومصلحت کی باتین نکالنا چاہئے نہ کہ پھوہڑ
پن وبیہودہ ۔ اگر آپ لوگ اب بھی بیہودہ وبخض

لا یعنی باتون کو لکھنے سے باز نہ آئینگے تو بموجب
قول مشہور کے جواب ترکی بترکی زیبا ہے پھر
فرمائیگا انشاء اللہ ویسا ہی عرض کیا جائیگا
خاطر جمع رکھئے ۵ من آنچہ شرط بلاغت
میگویم - تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال
راقم - سید علی حسین الملقب بہ سید ابو المظفر

بقیۂ مضمون مولانا چراغ علی صاحب مدظلہ العالی

قال - پھر یہ کہ محمد نے اپنی شریعت کی موافق
اسبات کی مقید ہین کہ اپنی عورتون مین کچھہ تفاوت
منظور نہ رکھین - لیکن محمد نے اس مطلب کے
لئے کہ اپنے تئین اس حکم کی قید سے آزاد کرے
یہ آیت وارد کی تاکہ معلوم ہو کہ اسکو اذن دیا
گیا ہے کہ اپنے بیبیون کے ساتھہ جنسے اسکا جی چاہے
سلوک کرے ۵ ۵ ۵ ۵ ترجی من تشاء
منہن ۵ ۵ ۵ انتہی - **اقول** - اس آیت کا
یہ محل نہین بلکہ اسکی حقیقت اور ہی - اس حکم کو
ترک نوبت کے باب مین سمجھنے کی کوئی دلیل نہین
کوئی قرینہ آیت یا سیاق وسباق آیات اور محل
بحث سے اسپر پایا نہین جاتا - باآنکہ مفسرین
لکھتے ہین کہ جناب پیغمبر تقسیم کے رعایت حسب معمول
فرماتے تھے ۔ اس آیت کے محل ومقام کی نظر
سے سیاق کی موافق اور مضمون ماسبق کی مناسبت
تغیر ہے کہ یہ آیت آیۂ تخییر کے متعلق ہے یعنے

لاکہون ہوئے یہود و نصاریٰ محمدی

نیر فلک جدین ہا محمدی — روم و حرش دہم ہو سارا محمدی
ہر سیکر ملہ بتا بنا محمدی — فارس ہر آستہ ہزارا محمدی
چمکا جو اس جہانمین ستارا محمدی
لاکہون ہوئے یہود و نصاریٰ محمدی

ہم سہر کہلو دقایق تورت صاف — ہم سہر کہلے حقایق انجیل بے خلاف
کہڈالین صاف صاف اگر کیجئے معاف — ہم سا نہین زمانہ مین از قاف تا بقاف
چمکا جو اس جہانمین ستارا محمدی
لاکہون ہوئے یہود و نصاریٰ محمدی

ہم سارے انبیا کی شفاعت کے مستحق — ہم سب کتابوں مین لیکے سبق
ہم پڑھ گئے خدا کی کتابین تمام حق — حل ہو گئی ہین یہ بہت مسئلے دقیق
چمکا جو اس جہانمین ستارا محمدی
لاکہون ہوئے یہود و نصاریٰ محمدی

ہم شاہراہ بتاتے ہین راہ صواب کو — پیشہ کیا ہے ہمنے سوال و جواب کو
ہم یہ سبق پڑہاتے ہین اہل کتاب کو — کہولا ہی ہمنے خالق رحمت کی باب کو
چمکا جو اس جہانمین ستارا محمدی
لاکہون ہوئے یہود و نصاریٰ محمدی

ہم ناپسند دیدۂ خود بین آج ہین — محتاج ہین مگر سر عزت تاج ہین
ہم ہین کہ بہر راہ ہدایت سراج ہین — ہی کے لئے نمک مین تو سنگ زجاج ہین

ازواج نبی کو آیہ تخییر کے متعلق ہے۔ یعنے
اگر ازواج نبی کو آیہ تخییر من ان کنتن تردن
الحیٰوۃ الدنیا) تخییر من الدنیا والاخرہ کا
حکم دیا گیا تہا ایسا ہی اس آیت مین ازواج
کے چھوڑنے اور قبول کرنے کا نبی کو اختیار دیا
ہے ابن عباس ان المراد تطلق من تشاء
منہن و تمسک من تشاء۔ مجمع البیان)
اور ظاہر ہے کہ تفسیر مین رعایت سیاق مضمون اور
تطبیق مضامین ضرور ہے اور نوبت اور تقسم کا
ذکر قرآن مین کہین پایا جاتا تو اسپر اس آیت کو
حمل کرنا قرین ہے اور چونکہ ازواج کو تخییر کا حکم دیا
گیا تو اسکے مقابلہ مین اسکا قرین قوی ہے کہ نبی کو
ہی انکی ترک اور قبول کا اختیار دیا گیا۔ پس پادری
صاحب کا اعتراض محض خیالی اور غرضی باتون پر
ہی نہ کہ قرآن کے الفاظ کی منطوق پر۔ فقط

رجز واعظین مصنفہ جناب سید محمد ابوالمنصور صاحب سلمہ اللہ تعالے

چاہیئے کہ واعظین ردنصاریٰ وعظ سے پیشتر پڑہا
یا پڑہوایا کرین بعد اوس کے وعظ شروع کرین۔

مسدس

نام خدا لقب ہی ہمارا محمدی — ہمکو خدا نے کیلئے پکارا محمدی
قرب خدا کا رکہتے ہین یارا محمدی — خلد برین مین ہونگے صف آرا محمدی
چمکا جو اس جہان مین ستارا محمدی